Fikr-o-Nasar (Islamabad) 26:1 (1988)

حاجی نجم الدین چشتی اور اُن کی کتاب

,,مناقب المحبوبین،، (ایک تعارف)

ڈاکٹر محمد اختر چیمه

حاجی نجم الدین چشتی نظامی سلیمانی رحمة الله علیه اپنے زمانه کے اولیائے کبار، صوفیائے نامدار اور سلسله عالیه چشتیه کے صاحب تصانیف مشایخ میں سے هیں ـ مجموعی طور پر آپ کی تصانیف تیس چالیس کے لگ بھگ هیں ـ ان میں سے ,,مناقب المحبوبین،، مشهور ترین، اهم ترین اور مقبول ترین کتاب ہے ـ (۱)

خـواجه حاجی محمد نجم الدین سلیمانیؒ حضرت سید معین الـدین چشتی اجمیـری رحمة الله علیه کـے خلیفه و مرید خاص اور حضرت خواجه حمیدالدین صوفی سوالی فاروقی ناگوری رحمة الله علیه (م . ٦٧٢هـ/١٢٧٣ء) کی اولادِ امجاد میں سے تھے ـ (۲) حاجی نجم الدین سلیمانیؒ کے والد ماجدؒ بھی ولیِ کامل تھے، اور خود حاجی صاحبؒ کو بھی حضرت خواجه شاه محمد سلیمان تونسوی رحمة الله علیه کے خلفلو و جانشینان میں ایک ممتاز و منفرد مقـام حاصل تھا ـ خواجه سلیمان تونسویؒ نے ایک مرتبه حاجی صاحبؒ کے بارے میں یوں اظهارِ خیال فرمایا :

,,از هندوستان صدها مردم نزد من آمده اند، امّا طالبانِ خدا صادق در راه کبریا دو کس آمده اند: یکی شاه صاحب حافظ محمد علی شاه خیرآبادیؒ، دوم نجم الدینؒ» . (۳)

هندوستان سے میرے پاس سینکڑوں لوگ آئے ھیں، مگر سچّے طالبانِ خدا اور سالکانِ راہِ کبریا و مولا دو ھی آدمی آئے ھیں : ایک حافظ محمد علی شاہ صاحب خیرآبادیؒ اور دوسرے حاجی نجم الدین سلیمانیؒ ۔

حضرت شیخ حاجی نجم الدّین چشتیؒ کا زمانۂ حیات ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۹ء سے لے کر ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء کے مابین ہے ۔ حاجی صاحبؒ بلا ریب صاحبَ علم و فضل، اھل سلوک و معرفت، مبلّغ و مفسّر مسئله وحدت الوجود اور ایک اعلی پایۂ کی شخصیت کے حامل تھے. اتباع سنت واحترام شریعت کے بیحد پابند، اور عشق حقیقی ومعنوی کے جذبات سے همیشه لبریز رهتے تھے ۔ راجپوتانه میں آپ نے پھر سے ایک بار اپنے اسلاف و اجداد کی تبلیغی خدمات کی یاد تازہ کردی اور طریقت وتصوف کی ایک لہر دوڑا دی ۔ آپنے شیخاواٹی کے غیرمعروف مقام پر ,,سلسلۂ چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ،، کی خانقاہ قائم کی جو جلد ھی دانش و حکمت و روحانیت کا مرکز بن گئی ۔ دور دراز سے لوگ آپ کی خدمت و صحبت میں حاضر ہوتے اور اکتساب فیض کرتے،بہت سارے سالکان و طالبان حقیقت کو آپ نے منازل سلوک طے کرانے کے بعد، خلافت و نعمت باطنی سے نوازا ۔ پھر انہوں نے متعدد مقامات پر جا کر رشدوھدایت کے مراکز قائم کئے مثلاً جےپور، جودھپور، اودھےپور، بیکانیر، امروھه، سرسه، فتح پور، اجمیر وغیرہ میں آپ کے خلفاء و مریدین نے مدت مدید تک نشرواشاعتِ سلسله اور تبلیغ و ترویجِ دینِ حقّه کا کام جاری رکھا ۔

فتح پور میں آج بھی حاجی صاحبؒ کا مزار مبارک مرجع خلایق و عوام ہے۔ (۴)

حاجی صاحبؒ نے طریقۂ چشتیہ سلیمانیہ کی وسعت و اشاعت اور اپنے دینی و اصلاحی مشن کی تکمیل کے لئے خلفاء و جانشینان کے علاوہ، اولاد و احفاد اور فارسی و اردو و ھندی زبان میں منثور و منظوم تصانیف کا وسیع سلسلہ اور بیش بہا ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ قارئین و محققین کی اطلاع و دلچسپی کی خاطر اُن کے نام یہاں درج کئے جاتے ھیں :

فارسی تصانیف

۱ ۔ تذکرۃ السلاطین (احوال بادشاھان ھند)
۲ ۔ شجرۃ الابرار (حضرت خواجہ ناگوریؒ کے حالات)
۳ ۔ شجرۃ العارفین (حالات مشایخ چشت و دیگر اولیائے کرام)
۴ ۔ شجرۃ المسلمین (تاریخ نوابانِ فتح پور)
۵ ۔ مناقب التارکین (حالات خواجہ صوفی حمید الدینؒ)
٦ ۔ مناقب الحبیب (احوال خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)
۷ ۔ مناقب المحبوبین (حالات مشایخ سلسلہ چشتیہ نظامیہ مع ملفوظات خواجہ تونسویؒ)
۸ ۔ احسن العقاید
۹ ۔ احسن القصص
۱۰ ۔ دیوان نجم فارسی
۱۱ ۔ راحت العاشقین
۱۲ ۔ قبالاتِ نجمی
۱۳ ۔ مقصود العارفین
۱۴ ۔ مقصود المرادین فی شرح اوراد شیخ نصیرالدینؒ

۱۵ ۔ نجم الواعظین

۱٦ ۔ نجم الهدایت

۱۷ ۔ هدایت نامه

اردو اور هندی تصانیف

۱۸ ۔ افضل الطاعت (منظوم، علم تجوید میں)

۱۹ ۔ باره ماهیه نجم (منظوم، عشق و محبت الهی میں)

۲۰ ۔ پریم گنج (دوهڑے، هندی زبان میں)

۲۱ ۔ پیو ملانی غیر بهولانی (منظوم، ذکر و اشغال میں)

۲۲ ۔ گلزار وحدت (علم حقایق میں)

۲۳ ۔ ماحی الغیرت (علم توحید میں)

۲۴ ۔ بیان الاولیاء

۲۵ ۔ تذکرة الواصلین (دو جلدوں میں)

۲٦ ۔ حیات العاشقین فی لقائے ربّ العالمین

۲۷ ۔ دیوان نجم اردو

۲۸ ۔ ردّ المنکرین فی سماع السامعین

۲۹ ۔ فضیلت نکاح

۳۰ ۔ نجم الآخره (٦)

ان تمام کتابوں میں حاجی صاحبؒ نے اخلاق و تصوف کی تعلیم نہایت دلکش انداز میں دی ہے ۔ اور هدایات و تعلیمات اسلامیه کا خوب پرچار کیا ہے ۔

تاریخ مشایخ چشت میں مرقوم ہے: حاجی صاحبؒ کی اردو تصانیف تاریخ ادب اردو میں خاص اهمیت رکهتی هیں ۔ راجپوتانه میں اردو زبان کے فروغ میں آپ کا خاص حصه تها ۔ حاجی صاحبؒ نے مشاهیر صوفیا کے اقوال اس سادگی اور خوبی سے عوام کو

سمجھائے ھیں کہ بےاختیار آپ کے تبحّرِ علمی اور مہارتِ فنّی کی داد دینی پڑتی ہے۔ نظم میں بزرگوں کے اقوال و سخنان کو اس انداز سے آپ نے سمویا ہے کہ وہ گراں نہیں گزرتے بلکہ بڑی خوبی سے ذھنوں اور قلبوں میں اترتے چلے جاتے ھیں۔

مولانا غلام سرور ایک مکتوب میں لکھتے ھیں: ,,ھمارے ملک میں اردو زبان کے سب سے پہلے مصنّف اور حامی آپ ھی ھیں۔ اردو زبان کی بزم ادب یعنی شاعری کا سہرا بارھویں صدی کے وسط سے آپ ھی کے سرِاقدس پر بندھا ھوا نظر آتا ہے۔

اسی طرح مولانا غلام سرور کے دوسرے مکتوب میں رقم ہے: ,,یہ تصانیف اس ملک کے بےعلم اور کم علم اشخاص کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ھیں۔ بیش بہا جواھر جو عربی فارسی سمندروں کی تہ میں پنہاں تھے، وہ آپ نے ریگستان کے جنگلوں میں بکھیر دیئے ھیں،، ۔ (۷)

حاجی صاحبؒ کی جملہ تصانیف میں سے راقم الحروف کو صرف دو کتابیں: ,,مناقب الحبیب،، اور ,,مناقب المحبوبین،، کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ,,مناقب الحبیب،، میں بانی و مؤسسِ سلسلہ عالیہ چشتیہ ھند جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمة اللہ علیہ کی سوانح عمری و ملفوظات نیز احوالِ اولاد کی تفصیل ہے(۸)۔ اور ,, مناقب المحبوبین ،، کا تعارف و جائزہ آیندہ صفحات میں قارئین کرام کی نذر کیا جا رہا ہے۔

,,مناقب المحبوبین،، کو حاجی نجم الدین سلیمانیؒ نے ۱۲۷۸ھ میں مرتب فرمایا، جسے شیخ الٰھی بخش، تاجر کتب کشمیری بازار لاھور کی فرمائش پر شائع کیا گیا۔ اس مطبوعہ نسخے کے سرورق پر ,,کتاب مستطاب واسطۂ سلوک چشتیہ اعنی ملفوظاتِ

حضرت خواجه سلیمان صاحب تونسوی رحمة الله علیه مسمی به ,,مناقب المحبوبین،، کے کلمات مندرج هیں ـ تاریخ مشایخ چشت میں ـــــ جیسا که پیچھے مذکور ہےـــــ ,,مناقب المحبوبین در حالات مشایخ سلسله نظامیه مع ملفوظات خواجه تونسویؒ،، کے الفاظ ثبت هیں۔ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب کے ملخص ترجمه مطبوعه اسلامک بک فاؤنڈیشن لاهور کا عنوان اس طرح مرقوم ہے: ,,مناقب المحبوبین ، تذکره حضرت قبله عالم خواجه نور محمد مهارویؒ و حضرت خواجه شاه محمد سلیمان تونسویؒ،، ـ پھر اسی تلخیص کے آغاز میں ,,عرض مرتّب،، میں اس طرح تحریر کیا گیا ہے: ,,محبوبین سے آسمان شریعت و طریقت کے یهی آفتاب و مهتاب مراد هیں ـ ,,مناقب المحبوبین،، انهی دو بزرگ حضراتِ چشت حضرت خواجه نور محمد مهارویؒ اور حضرت خواجه شاه محمد سلیمان تونسوی کے ملفوظات کا مجموعه ہے،، ـ (۹)

حاجی صاحبؒ نے کتاب کے آغاز میں مختصر مگر جامع دیباچه قلمبند کیا ہے۔ اس میں بڑے عالمانه و عارفانه و محققانه انداز میں مؤلف نے خداوند متعال کی حمد و ثنا بیان کی اور حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی الله علیه و آله وسلم پر صلوة و درود بھیجا ہے۔ نعتیه غزل کے چار اشعار بھی درج کئے هیں ـ پھر آل اطهار و ازواج مطهراتؓ و صحابه کرامؓ و تابعین عظام کی خدمت جلیله میں سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ازاں بعد حاجی صاحبؒ نے انتهائی دلچسپ پیرائے میں تصوف و عرفان کی تعریف و توصیف کی اور معجزات انبیاء و کرامات اولیاء کا تطبیقی ذکر فرماتے هوئے ایک حدیث نقل فرمائی :

ما من نبّی اِلاّ وله نظَیرفَی اُمّتی (کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری اُمت میں نہ ہو)

حضرت شاہ عبدالحق محدّث دھلویؒ نے اپنی معروف کتاب اخبار الاخیار میں جہاں حاجی صاحب کا تذکرہ لکھا وہاں اُن کی فکر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

حاجی صاحب اولیاء عظام کے تمام فیوض و کرامات کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع کا نتیجہ قرار دیتے ہیں لکھتے ہیں : اور یہ سب آنحضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی شانِ والا صفات کی بدولت ہے کہ آنحضورؐ کی امّت مبارکہ کو خداوند قدوس نے اس ارفع مقام و اعلی درجہ پر فائز فرما دیا ہے کہ تا روزِ قیامت آپؐ کی امتِ مسلمہ میں ایسے اولیاء اللہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے-----

پس قیامت کی آخری نشانی یہ ہے کہ زمین پر ایک بھی ولی زندہ موجود نہیں رہے گا۔ کیونکہ جب تک روئے زمین پر ایک ولی بھی زندہ و سلامت ہوگا قیامت برپا نہ ہوگی،، ۔ (۱۲)

بعد ازاں حاجی صاحبؒ نے اپنا نام بطور مؤلف، سال تالیف اور اپنی عمر کا ذکر کر کے تصنیف کتاب کے سبب پر روشنی ڈالی ہے۔ اور کتاب کا نام ,,مناقب المحبوبین،، تحریر کیا ۔ دیباچہ کے اختتام پر مطالب و محتویات کتاب کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح حاجی صاحبؒ نے زیر نظر کتاب کو ایک نغز و پُر مغز و پُر معنی دیباچہ سے مزیّن کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر خیر سے اس کا آغاز کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب عنوانات کے اعتبار سے درج ذیل ہے۔

۱ ۔ ذکر خیر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳) ۔

۲ ـ ذکر حضرت امیر المومنین خاتم الخلفا علی مرتضی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ـ (۱۳)
۳ ـ ذکر خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (۱۵)
۴ ـ ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ (۱۶)
۵ ـ ذکر خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (۱۷)
٦ ـ ذکر حضرت سلطان ابراهیم ادهم بلخی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸)
۷ ـ ذکر حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹)
۸ ـ ذکر خواجہ هبیرہ بصریؒ (۲۰)
۹ ـ ذکر خواجہ ممشاد علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۰ ـ ذکر خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (۲۲)
۱۱ ـ ذکر خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ (۲۳)
۱۲ ـ ذکر خواجہ ابومحمد ناصر الدین چشتیؒ (۲۴)
۱۳ ـ ذکر خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتیؒ (۲۵)
۱۴ ـ ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ (۲٦)
۱۵ ـ ذکر خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ (۲۷)
۱٦ ـ ذکر خواجہ عثمان هارونی رحمۃ اللہ علیہ (۲۸)
۱۷ ـ ذکر خواجہ معین الدین حسن سجزی ثم اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (۲۹)
۱۸ ـ ذکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ (۳۰)
۱۹ ـ ذکر حضرت شیخ گنج شکر مسعود اجودهنی رحمۃ اللہ علیہ (۳۱)
۲۰ ـ ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیا محبوب الهی رحمۃ اللہ علیہ (۳۲)
۲۱ ـ ذکر حضرت شیخ مخدوم نصیر الدین چراغ دهلی الاودهی رحمۃ اللہ علیہ (۳۳)

۲۲ ـ ذکر حضرت شیخ کمال الدین علامه رحمة الله علیه (۳۴)

۲۳ ـ ذکر حضرت شیخ سراج الدین رحمة الله علیه (۳۵)

۲۴ ـ ذکر حضرت شیخ علم الدین رحمة الله علیه (۳٦)

۲۵ ـ ذکر حضرت شیخ محمود راجن رحمة الله علیه (۳۷)

۲٦ ـ ذکر حضرت شیخ جمال الدین جمن رحمة الله علیه (۳۹)

۲۷ ـ ذکر شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رحمة الله علیه (۳۹)

۲۸ ـ ذکر حضرت مظهرالله التام الصّمد حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد رحمة الله علیه (۴۰)

۲۹ ـ ذکر حضرت شیخ یحیی مدنی رحمة الله علیه (۴۱)

۳۰ ـ ذکر حضرت شیخ کلیم الله جهان آبادی رحمة الله (۴۲)

۳۱ ـ ذکر حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمة الله علیه(۴۳)

۳۲ ـ ذکر حضرت مولانا فخرالدین محبّ النبی رحمة الله علیه(۴۴)

۳۳ ـ ذکر آن آفتاب فلک ولایت، خورشید برج هدایت، وارث ملک نبوت، شاهنشاه اقلیم غوثیت ، قطب مدار عالم، سندالواصلین، فخرالعارفین، منبع انوار الصمد، مظهر اسرار احدی حضرت خواجه نور محمد مهاروی رحمة الله علیه (۴۵)

۳۴ ـ ذکر آن سلطان تارکان و برهان عارفان و دلیل واصلان محبوب الرحمن ، حبیب السبحان حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی رحمة الله علیه (۴٦)

حاجی صاحبؒ نے اپنے پیر و دادا پیر کے اسماءِ مبارک بطور عنوان مع القاباتِ کثیر درج کئے هیں ـ اور اپنے شجره طریقت کے دیگر مشایخ و بزرگان و خواجگان و پیران عالی مقام کے شرح احوال حضرت مولانا فخرالدین فخر جهاں محبّ النبی دهلویؒ تک نهایت اختصار کے ساتھ محض تبرکاً لکھے هیں ـ تاهم اپنے شیخ کے مرشد

ـــــ حضرت قبله عالم خواجه نور محمد مہارویؒ ـــــ کے حالات و مقامات و ملفوظات و آراء کو قدرے تفصیل کے ساتھ ضبط تحریر میں لائے ھیں ۔ اور کتاب کا بیشتر حصه مؤلف کے پیر ومرشد حضرت شہباز طریقت خواجه محمد سلیمان تونسوی رحمة الله علیه کے احوال و مقامات، مناقب و کمالات، کرامات و تصرفات و مکشوفات، معمولات وخدمات، ارشادات و ملفوظات اور فضائل و شمایل پر مبنی ہے ۔

بطور مجموعی اور بنظر غائر تالیف منیف و تصنیف لطیف ,,مناقب المحبوبین،، کو دیکھا جائے تو یه ,,سلسله چشتیه نظامیه فخریه سلیمانیه،، کا ایک مختصر دائره معارف ہے جس میں صاحبِ کتاب نے ھر شیخ سلسله کے بارے میں ضروری معلومات اور اھم اطلاعات فراھم کر دی ھیں ۔ تاریخ ولادت ، وفات، عمر، مقام مزار، شجرات نسب اور خلفاءکے اسماء کوخاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے ۔ علاوه ازیں مشایخ و خواجگان کے کارھائے نمایاں، معمولات زندگی، خدمات علمی اور افکار عرفانی کا ذکر بھی ملتا ہے ۔ بعض بزرگوں کی کتب و تصانیف و رسائل کے نام بھی گنوائے گئے ھیں ۔ اکابر کی بعض ایسی تالیفات سے بھی جگه جگه استناد و استشہاد کیا گیا ہے جو مشایخ چشت کی توجه کا بالعموم موجب رھی ھیں ۔ پھر جن کتابوں سے مطالب و واقعات منقول ھیں، اکثر وبیشتر مقامات پر ان کے نام بطور سند و حواله مندرج ھیں ۔ سیر الاولیاء، سیر العارفین، سیر الاقطاب، اخبار الاخیار، مراۃ الاسرار ، اقتباس الانوار، شجرۃ الانوار ، مخبر الاولیاء، مراۃ ضیائی اور تذکرۃ الواصلین کے اسامی کا تو مؤلف نے دیباچه ھی میں ذکر کر دیا ہے(۳۸) ۔ بہت ساری علمی، عرفانی، تاریخی و سوانحی کتابوں اور تذکروں کے نام دوران مطالعه ملاحظه کئے جا سکتے ھیں، جو مصنف کے وسیع

مطالعه و تحقیق و جستجو اور علمی موضوعات پر ان کی کامل دسترس کا ثبوت ھیں ۔

حاجی صاحب نے اکثر جگھوں پر مواقع کی مناسبت سے لغوی مباحث کا اندراج بھی کیا ہے ۔ اسی طرح بعض خصایص مشایخ چشت از قبیل : دینوری ، فرشتافه،هروانی، سجزی، اوسی، کاکی، بختیار، اجودھن، پاکپٹن، گنج شکر، اودھ، بداؤن، چراغ دھلی، چشتی و چشتیه کا باھتمام خاص خواجگان معتبر مولانا فخر الدین دھلویؒ اور خواجه نور محمد مھارویؒ کی آراء کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے ۔ اسی طرح اولیائے خانوادہ چشتیه کے انساب کے متعلق بھی مصنف نے اپنی رائے ظاھر کی ہے (۴۹) ۔

سلاسل طریقت کے اعتبار سے ,, مناقب المحبوبین،، سے کئی قسم کی اھم معلومات دستیاب ھوتی ھیں ۔ بعض خواجگان چشت نے دوسرے سلاسل سے بھی کسب فیض کیا ہے مثلاً شیخ محمود راجنؒ (م ۹۰۰ ھ/۱۴۹۴ء) اور شیخ حسن محمدؒ (م ۹۸۲ ھ / ۱۵۷۴ء) کے نام اس ضمن میں قابل ذکر ھیں ۔ شیخ محمود راجنؒ کو چشتیه کے علاوہ سلسلۂ طریقت مغربیه، سھروردیه وشطاریه سے بھی خلافت حاصل تھی (۵۰) اور شیخ حسن محمدؒ نے چشتیه ، سھروردیه، قادریه، کاذرونیه، ھمدانیه، نوربخشیه، فردوسیه و کبرویه سلاسل سے خلافت و اجازت اخذ کی تھی (۵۱) ۔ مؤلف نے ان مشایخ کی نسبت سے پورے شجرات نقل کئے ھیں ۔ اسی طرح حاجی صاحبؒ نے اپنے سلسلۂ ارادت کے بارے میں بھی بعض ذی قیمت اطلاعات مھیا کی ھیں ۔ مثلاً خواجه عبدالواحد بن زیدؒ (م ۱۷۷ھ / ۷۹۳ء) کے ترجمۂ حال میں ضبط تحریر کرتے ھیں که ان کے ذریعه و واسطه سے ھمارا تعلق طریقه کبرویه سے منسلک ھو جاتا ہے ۔ ثبوت کے لئے آپ نے پورا شجرہ قلم

بند کر دیا ہے (۵۲) ۔ حاجی صاحبؒ ہر شیخ و خواجه چشت کے خلفاء کا ذکر کرتے کرتے خلیفۂ اعظم و سجاده نشین اصلی کی طرف اشارہ کر جاتے ہیں ۔ اور ثبت کر دیتے ہیں که همارا سلسله فلاں شیخ و پیر سے آگے چلا ۔ اس طرح شجرۂ طریقت کی نسبت سے بحث مربوط ہو جاتی ہے ۔

,,مناقب المحبوبین،، بلاشک ادبی محاسن، نحوی خصایص ، علمی حقایق اور نظری معارف سے معمور ہے ۔ اس میں آیات، احادیث، اقوال ، ابیات، اشعار ، رباعیات اور مثنویات بزرگاں کا برمحل استعمال ملتا ہے ۔ بعض اوقات واقعات کی نسبت سے دلایل کو محکم کرنے کے لئے مؤلف نے اپنے دوسرے اساتذہ کے اشعار ضبط کر دیئے ہیں جو بہت موزوں لگتے ہیں ۔ حاجی صاحبؒ نے سلسلۂ چشتیه کے بزرگوں کے تراجمِ احوال مع اسناد لکھے ہیں ۔ بعض واقعات کے آغاز میں راوی و ماخذ کا نام مذکور ہے اور بعض اوقات منقولات کے آخر پر روایت کننده یا اصل منابع و مدارک کے اسما آتے ہیں ۔ بعض جگھوں پر ,,ایضافیه،، کے الفاظ تحریر ہیں ۔ ,,مناقب المحبوبین،، کا یه اسلوب و طرز نگارش خواجه امام بخش مہاروی (م۱۳۰۰ھ ۔ ۱۸۸۱ء) کے تذکرہ ,,مخزن چشت،، میں بھی نمایاں نظر آتا ہے ۔ (۵۳)

حاجی صاحبؒ نے نقل واقعات کے دوران بعض نہایت اہم، نادر اور گراں بہا باتوں کی پرده کشائی کی ہے مثلاً یه که بہاولپور میں شیخ واهن کے مقام پر حضرت رسول اکرم صلی الله علیه وسلّم کا جبّه مبارک محفوظ ہے ۔ جہاں حضرت قبله عالمؒ کے ولی مادر زاد ہونے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں وهاں ایک روایت حضرت قبله عالمؒ کي والده کے سنِّ بلوغت کو پہنچنے سے

بھی پہلے کی مسطور ہے کہ حضرت سید مخدوم جہانیاں جلال الدین بخاریؒ کے خلفا میں سے شیخ عبداللہ جہانیاں نیکوکارہؒ کے سجادہ نشین شیخ فتح دریا نیکوکارہؒ نے ایک موقع پر آپؒ کی والدہ ماجدہ کو دیکھ کر یوں اظہار خیال فرمایا تھا :

,,حق تعالی مرا معلوم کنانیده است که از شکم این عاقل بی بی غوث زمانه پیدا خواهد شد که از فیض او همه عالم سیراب خواهند شد ،، ۔

شیخ عبداللہ جہانیاںؒ کا وطن مالوف بہاولپور کے علاقے میں ,,موضع شیخ واهن،، تھا جہاں جُبّہ شریف بحفاظت تمام رکھا ہوا ہے ۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

> ,,شیخ فتح دریا نیکوکارہؒ از کاملانِ صاحب نسبت وکشف و کرامت وقت خود بود، و خلیفه و سجاده نشین شیخ عبدالله جهانیانؒ بود که لقب او نیکوکاره است . وخلفا و اولاد اورا هم نیکوکاره گویند. و این عبدالله جهانیان نیکوکارہؒ از خلفاءِ حضرت مخدوم جهانیان سید جلال الدین بخاریؒ بود . وطن او ,,موضع شیخ واهن ،، متعلقه گوٹھ قائم ریس من عمله بهاولپور است . و در ,,موضع شیخ واهن ،، مذکور جُبّه شریف رسول علیه السلام هم است،، . (۵۵)

,,مناقب المحبوبین،، میں بعض شرعی و دینی مسائل کی توجیہ و توضیح قرآن و سنت کی روشنی میں بڑے دلچسپ پیرائے میں کی گئی ہے جو قاری کے دل میں اتر جاتی ہے مثلاً حضرت قبلہ عالمؒ کے خلیفہ حضرت حافظ جمال ملتانیؒ کے کلماتِ قدسی میں مرقوم ہے :

۱ ـ فرمودند که به ما بقی آب استنجا وضو جایز است که حضرت رسول علیه السّلام چنین کرده بود .

۲ ـ فرمودند که وضو مثل جوانان کرده شود و نماز چوضعیفان باید گزار یعنی به آهستگی تمام ....

۳ ـ فرمودند : طالب را باید که هر وقت باوضو باشد، و اگر وضو دشوار بود تیمّم باید نمود .

۴ ـ فرمودند: الوُضوء علی الوضوء نورُ علی نور است .

۵ ـ و فرمودند که آفتابه را همیشه پر از آب باید داشت که مستحب است » . (۵٦)

بعض عرفانی مطالب کی وضاحت میں رہروانِ سلوک و تصوف کی تربیت کی خاطر حاجی صاحبؒ نے حضرت مولانا فخرالدین دھلویؒ کے پورے پورے رقعات و خطوط نقل کر دیئے ھیں ـ (۵۷) اور حضرت قبله عالمؒ و حضرت پیر پٹھان کے احوال و مناقب کو مؤلف نے بڑی عقیدت وارادت کے ساتھ بتفصیل ضبط تحریر کیا ہے ـ

حاصل آنکه ,,مناقب المحبوبین» شریعت و طریقت، حکمت و معرفت اور اخلاق و تصوف کا مرقع ہے ـ اس میں حقائق و معارف روحانی اور لطایف و مطالبِ معنوی کا ذکر جمیل ہے ـ اسرار باطنیه و رموز الهیه اور اشارات عرفانیه و واردات قلبیه کے خزائن پوشیده ھیں ـ اولیاء عرفاء کے تصرّفات و کمالات اور کرامات و مکاشفات کا بیان ہے ـ وجد و سماع کی کیفیات و حکایات کے اذکار موجود ھیں ـ سالکان و طالبان کی اصلاح و تربیت کے لئے بعض اوراد و وظایف اور ختموں کی ترکیب تک مصنّف نے بتا دی ہے (۵۸) ـ حتی که آداب تصوف، اطوار سلوک، انوار معرفت اور تجلیات حقیقت کے تذکار وافر اور بکثرت کتاب میں مندرج و مسطور ھیں ـ مصنّف نے گاه گاه اپنے دور اور ادوار پیشین کے تاریخی واقعات، اجتماعی حالات اور اخلاقی نکات کی نشان دھی بھی کی ہے ،

,,مناقب المحبوبین،، کے آخر پر کسی معتقد خاص نے اپنا نام ظاھر کئے بغیر حاجی صاحبؒ کے سوانحی حالات بھی شاملِ کتاب کر دیئے ھیں، جو آپ کی شخصیت سے آشنائی و آگاھی حاصل کرنے کا بہترین ذریعه ثابت ھو رھے ھیں ۔ قرائن و شواھد سے پته چلتا ہے که حاجی صاحبؒ مختلف علوم و فنون میں مہارت تامه رکھتے تھے، اور بلامبالغه ایک پُرمایه ادیب، تاریخ گو شاعر، مؤرخ و سوانح نگار، صوفی واصل اور عارف اللہ، تھے ۔ آپ کی عملی و ادبی خدمات یقیناً ناقابل فراموش ھیں جن میں سے ,,مناقب المحبوبین،، کو نمونه کے طور پر یہاں پیش کیا گیا ہے ۔

حواشی و حواله جات

۱ ۔ مناقب المحبوبین تالیف حاجی نجم الدین سلیمانی ، باھتمام شیخ الٰہی بخش و جلال الدین مطبوعه دین محمدی پریس، کشمیری بازار لاھور ۱۳۱۲ھ کا فارسی نسخه، تعارف و تبصره کے لئے راقم الحروف کے پیش نظر ہے ۔ البته پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی (فیصل آباد) کا ملخص اردو ترجمه اسلامک بُک فاؤنڈیشن لاھور نے ۱۳۹۹ ھ/۱۹۷۹ء میں زیور طباعت سے آراسته کر کے محبّین و مخلصین و متوسلین تک دور و نزدیک پہنچا دیا ہے ۔ مزید برآں یه امر خوش آیند ہے که اب پروفیسر چشتی صاحب نے سعی و کوشش کر کے اس کا مکمل اردو ترجمه بھی اشاعت کے لئے تیار کر دیا ہے جو عنقریب منظر عام پر آ جائے گا ۔

۲ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۶۰

۳ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷۰ ؛ و ملاحظه کیجئے : حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ڈاکٹر محمد حسین للّٰہی، اسلامک بک فاؤنڈیشن لاھور ۱۹۷۹ء ، ص ۲۴۰ ۔ البته پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب نے تاریخ مشایخ چشت، مکتبه عارفین کراچی ۱۹۷۵ء ، ص ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ میں، اس روایت کو ,,خاتم سلیمانی،، کے حواله سے اس طرح نقل کیا ہے :
,,ھندوستان کے بہت سے آدمی ھمارے مرید ھونے اور بہت سے لوگ وھاں سے آئیں گے مگر جو نفع اور درجه حاجی نجم الدینؒ اور سید محمد علی خیر آبادی نے حاصل کیا وه انھی کا حصّه تھا،، ۔

۴ ۔ حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ص ۲۳۹ ۔ ۲۴۱

۵ ۔ شماره ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، میں مذکور کتابوں کو حاجی صاحب نے ھندی اور مقامی زبان میں نظم کیا ہے ۔

٦ ـ ان جملہ کتابوں کے اسامی کے لئے ملاحظہ کیجئے:
مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۷۹. تاریخ مشایخ چشت، ص ٦۹۳ ـ ٦۹۵. حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ص ۲۳۱ ـ ۲۳۲

۷ ـ پروفیسر خلیق احمد نظامی، ص ٦۹۳ ـ ٦۹۴

۸ ـ کتاب مستطاب مشتمل برفواید العجیب المحامد الغریب المرسوم بہ ,,مناقب الحبیب،، کا اردو ترجمہ مولوی محمد رمضان خلف الصدق حضرت مصنف حاجی صاحبؒ نے کیا جو سید میر حسن مالک مطبع رضوی دھلی کی وساطت سے مقبول پریس دھلی میں ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوا۔

۹ ـ ص ١٦

۱۰ ـ کرامات اولیا کے ضمن میں تفصیلی اطلاعات کے لئے ملاحظہ کیجئے جامع کرامات اولیا (اردو ترجمہ)، جلد اوّل، تالیف الامام المحقق علامہ یوسف نبہانیؒ ، ترجمہ پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی، مکتبہ حامدیہ لاھور ۱۹۸۲ء

۱۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳ . و ملاحظہ کیجئے : اخبار الاخیار مع مکتوبات ، شیخ عبدالحق محدث دھلوی، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ص ۱۳۸ کہ لکھا ہے: ,,قال اللّٰہ تعالی: یا عبدی جلالی حجاب جمالی و جمالی انوار جلالی وانت مابین الجلال و الجمال ،، ـ

۱۲ ـ مناقب المحبوبین(فارسی)ص ۲ ـ ۳،مناقب المحبوبین، ترجمہ تلخیص و ترتیب پروفیسر افتخار چشتی ، ص ۲٦ ـ ۲۸

۱۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ٦

۱۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۰

۱۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۲

١٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۳

۱۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۴

۱۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۵

۱۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۱۷

۲۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۸

۲۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۸

۲۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۸

۲۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۱۹

۲۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ۲۰

۲۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۰

۲٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۰

۲۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۲

۲۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۲۲

۲۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۳

۳۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۵

۳۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۲۸
۳۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۱
۳۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۳
۳۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۴
۳۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳٦
۳٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۷
۳۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷
۳۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۹
۳۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۳۹
۴۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۴
۴۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۴۵
۴۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۴۵
۴۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۷
۴۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۹
۴۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۵۴
۴٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۴۰ ،

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب نے اپنے ملخص اردو ترجمہ (مطبوعہ) میں مطالب کتاب کو درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا ہے :

۱ ـ تذکرہ آنحضرت رسول مقبول خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ ـ
۲ ـ تذکرہ خواجہ خواجگان غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ تا حضرت مولانا فخرالدین دہلویؒ ـ
۳ ـ تذکرہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ
۴ ـ تذکرہ شہباز طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ ـ

اور کتاب کے اواخر میں مترجم نے تتمّہ کے طور پر سجادگانِ تونسوی کے حالات کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے ـ

۴۷ ـ حاجی صاحبؒ نے اپنے رشحاتِ قلم سے بعض خواجگان کی تاریخ وفات شعروں اور لفظوں میں نکال کر بھی تحریر کی ہے ـ

۴۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ٦؛ مناقب المحبوبین (تلخیص اردو)، ص ۳۰

۴۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۹۹ ـ ۱۰۱؛ علاوہ برآں مشایخ کے تراجم احوال میں بھی بعض اصطلاحات کی لغوی توضیحات دیکھنے میں آتی ہیں ـ
اس بارے میں مزید آ گہی کے لئے راقم الحروف کا مقالہ ,,خصایص مشایخ چشت،، مطبوعہ
(۱) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، شمارہ ربیع الثانی ۱۴۰٦ھ دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۴۲ ـ ۵۰
(۲) ماہنامہ روحانی پیغام فیصل آباد جلد ۵، شمارہ ٦ ـ ۷، مارچ اپریل ۱۹۸٦ء، ص ۳۳ ـ ۴۱
ـــــــ بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ـ

۵۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷ ـ ۳۸
۵۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی ، ص ۴۲ ـ ۴۳

۵۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی ، ص ۱۳

۵۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۹٦

۵۴ ـ تذکرہ ,,مخزن چشت،، مشایخ سلسلہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ فخریہ کے احوال پر مبنی فارسی زبان میں لکھا گیا ہے جو تاحال گوشہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا ـ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب نے اس کا مکمل اردو ترجمہ کر کے اشاعت کے مراحل میں ڈال دیا ہے امید ہے کہ مستقبل قریب میں قارئین سے دادِ تحسین حاصل کرے گا ـ

۵۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۵۵

۵٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۳۹

۵۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۵۱ ، ۷۹

۵۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۱۸ پر ,,ترکیب ختم کبیر،، اور ص ۱۳۵ پر ,,ترکیب ختم سرّی ،، ملاحظہ کی جا سکتی ہے ـ